جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

لباس کی متکبرانہ وضع

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

— ۱ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:[۱] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،[۲] [ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا]".[۳]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسا لباس پہنا کہ اُس سے شہرت مقصود تھی، اللہ قیامت میں اُس کو ذلت کا لباس پہنائے گا، پھر اُس میں آگ بھڑکا دے گا۔[۱]

۱۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جن گناہوں پر جہنم کی وعید سنائی ہے، اُن میں ایک بڑا گناہ تکبر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی کے ایک دانے کے برابر بھی یہ پایا جائے، وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نیز فرمایا ہے کہ عزت پروردگار کی ازار اور بزرگی اُس کی ردا ہے۔ جو اِن میں اُس کا مقابلہ کرے گا، اُسے

عذاب دیا جائے گا۔ یہ اصلاً ایک باطنی کیفیت ہے۔ انسان کا دل جب بندگی کے شعور اور خدا کی عظمت کے تصور سے خالی ہوتا ہے تو دولت، اقتدار، حسن، علم، طاقت اور ایسی ہی دوسری چیزیں اس کا باعث بن جاتی ہیں۔ پھر اِس سے بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ حق کو حق سمجھتے ہوئے اُس کی تکذیب کر دینے، رنگ و نسل اور حسب و نسب کے اعتبار سے اپنے آپ کو برتر سمجھنے، دوسروں کو حقیر سمجھ کر اُن کا مذاق اڑانے، اُن پر طعن کرنے، برے القاب دینے اور پیٹھ پیچھے اُن کے عیب اچھالنے جیسے گناہوں کا محرک انسان کا یہی پندارِ نفس اور غرور و تکبر ہوتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اِس کا ظہور جس طرح اِن سب چیزوں میں ہوتا ہے، اُسی طرح انسان کی چال ڈھال، وضع قطع، لباس اور نشست و برخاست میں بھی ہوتا ہے۔ خدا کے دین میں اِسی بنا پر اِن سے متعلق بعض چیزوں پر بھی سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تمام چیزوں کے استعمال سے منع کیا ہے جن سے امارت کی نمایش ہوتی ہو یا وہ بڑائی مارنے، شیخی بگھارنے، دون کی لینے، دوسروں پر رعب جمانے یا اوباشوں کے طریقے پر دھونس دینے والوں کی وضع سے تعلق رکھتی ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اِسی قبیل سے ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۶۶۹۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند احمد کی اِس روایت کے علاوہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ جن مراجع میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۲۱۴۳۔ مسند احمد، رقم ۶۲۴۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۶، ۳۶۰۷۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۰۲۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۴۸۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۶۹۸۔

۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۴۸۷ میں یہاں 'يَوْمَ الْقِيَامَةِ' ''قیامت کے دن'' کے بجاے 'فِي الْآخِرَةِ' ''آخرت میں'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۷۔

— ۲ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ:[1] ''اِلْبَسُوْا، فِيْ غَيْرِ مَخِيْلَةٍ وَلَا سَرَفٍ،[2] إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى

عَبۡدِهٖ“.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا لباس پہنو، مگر اُس میں تکبر یا اسراف نہیں ہونا چاہیے، اِس لیے کہ اللہ اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس نے جو نعمت اپنے بندے کو دی ہے، وہ اُس پر نظر بھی آئے۔[1]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ لباس، رہن سہن، دفتر، مکان، ہر چیز میں اُس رفاہیت اور خوش حالی کی جھلک ہو سکتی ہے، بلکہ ہونی چاہیے جس سے اللہ نے اپنے کسی بندے کو نوازا ہے۔ صوفیانہ مذاہب کے برخلاف دین حق میں اِسی طرز عمل کو پسند کیا گیا ہے، لیکن تکبر یا اسراف کے ساتھ نہیں، بلکہ خدا کے متواضع اور عاجز بندوں کے طریقے پر جو اُس کی گرفت سے ڈرتے اور غریبوں کے لیے سراپا شفقت رہتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۶۷۰۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ جن مصادر میں وارد ہے، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۷۷۔ مسند احمد، رقم ۶۶۹۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۳۵۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۱۸۸۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۷۷ میں یہاں ’مَا لَمۡ يُخَالِطۡهُ إِسۡرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ‘ ”جب تک اُس میں اسراف اور تکبر نہ در آئے“ کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۰۵ میں ’مَا لَمۡ يُخَالِطۡهُ إِسۡرَافٌ، أَوۡ مَخِيلَةٌ‘ ”جب تک اُس میں اسراف یا تکبر کی آمیزش نہ ہو“ کی تعبیر نقل ہوئی ہے، جب کہ بعض روایات، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۵۹ میں ’فِيۡ غَيۡرِ إِسۡرَافٍ، وَلَا مَخِيلَةٍ‘ ”اُس میں اسراف اور تکبر نہیں ہونا چاہیے“ کے الفاظ ہیں۔

۳

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:[1] "الۡإِسۡبَالُ فِي الۡإِزَارِ، وَالۡقَمِيصِ، وَالۡعِمَامَةِ [سَوَاءٌ]،[2] مَنۡ جَرَّ مِنۡهَا شَيۡئًا خُيَلَاءَ لَمۡ يَنۡظُرِ اللّٰهُ إِلَيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہ بند نیچے لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے یا قمیص اور عمامہ، سب کا حکم ایک ہی ہے۔ جس نے اِن میں سے کوئی چیز اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے نیچے لٹکائی اور اُس کو گھسیٹتا ہوا چلا، اللہ قیامت کے دن اُس کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔[1]

۱۔ اِس باب کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب جاہلی میں متکبرین کا یہ عام طریقہ تھا کہ لمبا قمیص پہنیں گے، پگڑی کا شملہ کمر سے نیچے تک لٹکا ہوا ہوگا، تہ بند ٹخنوں سے اِس قدر نیچے ہوگا کہ گویا آدھا زمین پر گھسٹ رہا ہے۔ روایتوں میں 'اسبال' کا لفظ اِسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لباس کی اِسی وضع پر وعید سنائی ہے۔ آگے کی تمام روایات بھی اِسی سے متعلق ہیں۔ یہ چیز، اگر غور کیجیے تو لباس کی اُنھی صورتوں میں نمایاں ہوتی ہے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے، ہماری شلوار، پاجامے اور پتلون وغیرہ سے اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم کسی دوسرے لباس میں یہی چیز اگر کسی وقت نمایاں ہو جائے تو اُس کا حکم یقیناً وہی ہوگا جو اِس باب کی روایتوں میں بیان ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۴۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے علاوہ اِس کے مراجع یہ ہیں: سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۷۶۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۰۹۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۳۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۲۰۹۔

۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۲۰۹۔

— ۴ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ [إِزَارَهُ][2] يَوْمَ الْقِيَامَةِ“.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن اُس شخص کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا جو اپنا تہ بند نیچے لٹکائے رکھتا ہے۔[1]

۱۔ یہ وعید اِس بنا پر ہے کہ تکبر من جملہ کبائر ہے اور مستکبرین کے بارے میں قرآن نے تصریح کر دی ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو سکتا ہے، لیکن کوئی متکبر جنت میں نہیں جا سکتا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۸۲۲۹ سے لیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ اِس کے علاوہ جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۹۸۱ اور مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۶۴ میں بھی نقل ہوئی ہے۔ آپ کا یہ ارشاد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اور اِن مراجع میں دیکھ لیا جا سکتا ہے: مسند ابن جعد، رقم ۲۲۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۱۱۔ مسند احمد، رقم ۲۹۵۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۱۷، ۹۶۱۸، ۹۶۱۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۲۴۱۴۔

۲۔ یہ اضافہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک طریق مسند ابن جعد، رقم ۲۲۴۹ سے لیا گیا ہے۔

— ۵ —

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:[1] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِيْ صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ[2] فِيْ حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ“.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے نماز میں اپنا تہ بند تکبر سے نیچے لٹکایا، اللہ کو اُس کے کسی حلال وحرام کی کوئی پروانہ ہوگی۔[1]

۱۔ یعنی خدا کی نگاہ میں وہ نا قابل التفات ہوگا۔ یہ وہی مضمون ہے جو دوسری روایتوں میں 'لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلَیْهِ' وغیرہ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ یہاں اسلوب میں سختی کی وجہ یہ ہے کہ اِس گناہ کا ارتکاب اگر اُس وقت بھی کیا جائے، جب خدا کے حضور میں عاجزی کے اظہار کا موقع ہوتا ہے تو اِس کی شناعت بہت زیادہ ہو جائے گی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابی داؤد، رقم ۶۳۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اِن مصادر میں بھی دیکھ لی جا سکتی ہے: مسند بزار، رقم ۱۸۸۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۰۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۵۵۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۳۰۶۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۰۶ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اِس باب کی ایک روایت یہ بھی نقل ہوئی ہے: 'أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جَرِّ الْإِزَارِ' ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ بند کو لٹکا کر گھسیٹنے سے منع فرمایا ہے''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذاتی عمل بھی اِس باب میں بیان ہوا ہے۔ مصنف ہی کی رقم ۲۴۸۱۶ میں ہے: 'أَنَّهُ كَانَ يُسْبِلُ إِزَارَهُ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ حَمِشُ السَّاقَيْنِ' ''وہ اپنا تہ بند لٹکایا کرتے تھے۔ اُن سے جب اِس معاملے میں کچھ کہا جاتا تو فرماتے تھے: ''میں اِس لیے کر لیتا ہوں کہ در اصل پتلی پنڈلیوں والا آدمی ہوں''۔''

۲۔ بعض روایات، مثلاً مسند بزار، رقم ۱۸۸۴ میں یہاں 'فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ' کے بجائے 'لَمْ یَکُنْ مِنَ اللّٰہِ' کے الفاظ آئے ہیں اور راوی نے اُس میں اپنے اِس شک کا اظہار بھی کیا ہے کہ 'فِي الصَّلٰوةِ' ''نماز میں'' کے الفاظ آپ نے فرمائے تھے یا نہیں۔

٦

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ[١]: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ[٢] خُيَلاَءَ[٣]، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ“[٤]. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ[٥] يَسْتَرْخِيْ[٦] [حَتّٰى يَقَعَ الْأَرْضَ[٧]]، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلاَءَ“[٨].

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی ازار کا کپڑا غرور سے (زمین پر) گھسیٹتا ہوا چلے گا، اللہ قیامت کے دن اُس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں فرمائے گا۔ اِس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری ازار کے کپڑے کی ایک طرف تو نیچے ہو کر زمین تک لٹک جاتی ہے، الّا یہ کہ ہر وقت اُس کا خیال کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: تم تکبر سے ایسا نہیں کرتے۔[١]

١۔ مطلب یہ ہے کہ لٹک جاتی ہے، لیکن تم دانستہ نہیں لٹکاتے ہو کہ اُس سے تکبر یا متکبرانہ وضع کے ساتھ کسی مشابہت کا تاثر پیدا ہو۔ آپ کا یہ جواب پوری صراحت کے ساتھ واضح کر دیتا ہے کہ اِس معاملے میں حکم کی بنیاد فی الواقع تکبر ہی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

١۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ٣٦٦٥ سے لیا گیا ہے۔ یہی مضمون عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ہُبیب بن مغفل غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اسلوب و تعبیر اور تفصیلات میں، البتہ کچھ فرق ہے۔

صحیح بخاری کے اِس طریق کے علاوہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون جن مصادر میں روایت ہوا ہے، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ١٩٩٨٠، ١٩٩٨٤۔ موطا مالک، رقم ٧٠٠، ٧٠٢۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ٤۔

مسند طیالسی، رقم ۲۰۶۰۔ مسند حمیدی، رقم ۶۵۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۰۷، ۲۴۸۰۸۔ مسند اسحاق، رقم ۱۹۶۵۔ مسند احمد، رقم ۴۴۸۹، ۴۵۶۷، ۴۸۸۴، ۵۰۱۴، ۵۰۳۸، ۵۰۵۰، ۵۰۵۵، ۵۰۵۷، ۵۱۷۳، ۵۱۸۸، ۵۲۴۸، ۵۳۲۷، ۵۳۷۷، ۵۴۳۹، ۵۴۶۰، ۵۵۳۵، ۵۷۷۶، ۵۸۰۳، ۶۱۲۳، ۶۱۵۰، ۶۱۵۲، ۶۲۰۴، ۶۴۴۲۔ منتخب من مسند عبد بن حمید، رقم ۸۲۲۔ صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۳، ۵۷۹۱۔ صحیح مسلم، رقم ۲۰۸۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۶۹۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۳۰، ۱۷۳۱۔ مسند بزار، رقم، ۵۵۴۹، ۵۵۵۰، ۵۵۵۱، ۶۰۹۰، ۶۰۹۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۲۷، ۵۳۲۸، ۵۳۳۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۳۶، ۹۶۴۱، ۹۶۴۲، ۹۶۴۳، ۹۶۴۴، ۹۶۴۵، ۹۶۴۷، ۹۶۴۸، ۹۶۴۹، ۹۶۵۱، ۹۶۵۲، ۹۶۷۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۵۷۲، ۵۶۴۴، ۵۷۲۲، ۵۷۹۴، ۵۸۲۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۴۸۲، ۸۵۷۲، ۸۵۷۳، ۸۵۷۴، ۸۵۷۵، ۸۵۷۶، ۸۵۷۷، ۸۵۷۸، ۸۵۷۹، ۸۵۸۰، ۸۵۸۱، ۸۵۸۲، ۸۵۸۳، ۸۵۸۴، ۸۵۸۵، ۸۵۸۶، ۸۵۸۷، ۸۵۸۸، ۸۵۸۹، ۸۵۹۰، ۸۵۹۱، ۸۵۹۲، ۸۵۹۳، ۸۵۹۴، ۸۵۹۵، ۸۵۹۶، ۸۵۹۷، ۸۵۹۸، ۸۵۹۹، ۸۶۰۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۴۳، ۶۵۸۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۵۸۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۷۹، ۱۴۷۷، ۱۷۰۰، ۲۷۹۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۲۹۵۔ مسند شہاب، رقم ۱۰۶۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۲۵۲۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۴۱۲۹۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس مضمون کی روایتوں کے مراجع یہ ہیں: موطا مالک، رقم ۱۷۰۱۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۱۴۴۔ مسند طیالسی، رقم ۲۶۰۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۱۰۔ مسند اسحاق، رقم ۷۰، ۷۱، ۷۲۔ مسند احمد، رقم ۹۰۰۴، ۹۳۰۵، ۹۵۵۵، ۹۸۵۴، ۱۰۰۲۳، ۱۰۲۰۷، ۱۰۵۴۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۰۸۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۷۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۴۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۶۰، ۸۵۶۱، ۸۵۷۰۔

ہُبیب بن مغفل غفاری رضی اللہ عنہ سے اِس مضمون کی روایت مسند احمد، رقم ۱۵۶۰۵، ۱۸۰۷۷ اور مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۵۴۲ میں دیکھ لی جا سکتی ہے۔ اُن سے اِس باب میں جو تنہا متن نقل ہوا ہے، وہ یہ ہے:

عَنْ هُبَيْبِ بْنِ مُغْفِلٍ الْغِفَارِيِّ، أَنَّهُ رَاى مُحَمَّدًا الْقُرَشِيَّ قَامَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ هُبَيْبٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ وَطِئَهُ خُيَلَاءَ وَطِئَهُ فِي النَّارِ".

(مسند احمد، رقم ۱۵۶۰۵)

''ہُبیب بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے محمد قرشی کو دیکھا کہ وہ کھڑا اپنا تہ بند نیچے لٹکا کر گھسیٹ رہا ہے تو اُس سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے متکبرانہ اپنا تہ بند

زمین پر گھسیٹا، وہ اُس کو دوزخ میں بھی گھسیٹے گا۔''

۲۔ مسند احمد، رقم ۵۰۳۸ میں یہاں 'ثَوْبَهُ' ''اپنا کپڑا'' کے بجائے 'ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِهِ' ''اپنے لباس کا کوئی کپڑا'' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ بعض روایتوں، مثلاً جامع معمر بن راشد ہی کی رقم ۱۹۹۸۰ میں یہاں 'ثَوْبَهُ' کے بجائے 'إِزَارَهُ' ''اپنا تہ بند'' کے الفاظ ہیں۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۵۰۱۴ میں یہاں 'مِنَ الْخُيَلَاءِ' کے بجائے 'مِنْ مَخِيلَةٍ' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۲۰۶۰ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد اِس تعبیر کے ساتھ نقل ہوا ہے: 'مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'۔ جب کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۸ میں یہ اِس اسلوب میں نقل ہوا ہے: 'أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا"' ''قیامت کے دن اللہ اُس شخص کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا جس نے تکبر سے اپنا تہ بند لٹکا کر گھسیٹا''۔

۵۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۵۸۱۶ میں یہاں 'ثَوْبِي' ''میرا کپڑا'' کے بجائے 'إِزَارِي' ''میرا تہ بند'' کا لفظ آیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۶۔ مسند احمد، رقم ۶۳۴۰ میں اِس موقع پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے الفاظ اِس طرح نقل ہوئے ہیں: 'إِنَّهُ يَسْتَرْخِي إِزَارِي أَحْيَانًا' ''میرا تہ بند بعض اوقات نیچے ہو کر لٹک جاتا ہے''۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۶۲ میں 'إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ؟' ''میرا تہ بند ایک طرف سے نیچے گر جاتا ہے'' کے الفاظ ہیں۔ سنن ابی داود، رقم ۴۰۸۵ میں ہے: 'إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي' ''میرے تہ بند کی ایک جانب نیچے لٹک جاتی ہے''۔

۷۔ جامع معمر بن راشد، رقم ۴۵۲۔

۸۔ مسند حمیدی، رقم ۶۶۴ میں یہاں 'إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ' ''تم اُن میں سے نہیں ہو'' کے الفاظ آئے ہیں۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۶۲ میں یہاں 'لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ' ''تم اُن میں سے نہیں ہو جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں'' کے الفاظ ہیں۔

روایت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنے لباس کے بارے میں تردد کا اظہار اور آپ کی طرف سے اِس کی یہ وضاحت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اِس باب کے جن طرق میں نقل ہوئی ہے، اُن کے مراجع یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۴۵۲، ۱۹۹۸۰۔ مسند حمیدی، رقم ۶۶۴۔ مسند احمد، رقم ۵۳۵۱، ۵۳۵۲، ۵۸۱۶،

۶۲۰۳، ۶۳۴۰۔ صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۴، ۶۰۶۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۰۸۵۔ سنن ترمذی، رقم ۵۴۴۴۔ مسند بزار، رقم ۶۰۵۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۳۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۳۱۴، ۳۳۱۵۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۴۱۲۳۔

—— ۷ ——

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ[۱]، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ فِيْ جَرِّ الذَّيْلِ مَا قَالَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِنَا؟ فَقَالَ: "جُرِّيْهِ شِبْرًا"، فَقَالَتْ: إِذًا تَتَكَشَّفُ الْقَدَمَانِ[۲]، قَالَ: "فَجُرِّيْهِ ذِرَاعًا"[۳].

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دامن کو لٹکانے کے بارے میں فرمایا جو کچھ فرمایا[۱] تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم عورتوں کے لیے کیا ہدایت ہے؟ اِس کے جواب میں آپ نے فرمایا: تم ایک بالشت نیچے لٹکا سکتی ہو۔[۲] ام سلمہ نے عرض کیا: اِس طرح تو ہمارے پاؤں کھل جائیں گے۔[۳] آپ نے فرمایا: اچھا تو ہاتھ برابر لٹکا لو۔[۴]

www.javedahmadghamidi.com

۱۔ مطلب یہ ہے کہ دامن کے بارے میں بھی وہی ہدایت فرمائی جو مردوں کو اُن کی ازار کے بارے میں فرمائی ہے۔ یہ اِس لیے کہ اسبال کرتے اور قمیص میں بھی ہوتا تھا، جس طرح کہ پیچھے روایت میں بیان ہوا ہے۔ یہاں اگرچہ ابہام کا اسلوب ہے، لیکن آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب سے 'قَالَ فِيْ جَرِّ الذَّيْلِ مَا قَالَ' کا یہ مدعا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۔ یعنی آدھی پنڈلی سے ایک بالشت نیچے۔ اِس کا قرینہ یہ ہے کہ پچھلی روایت میں جو وعید مذکور ہے، اُس کے ساتھ آپ ازار کو یہیں تک رکھنے کی تاکید بھی فرماتے تھے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اِسی کے پیش نظر پوچھا اور آپ نے اِسی کے مطابق جواب دیا ہے۔

۳۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اُس زمانے میں عورتیں اپنے پاؤں بھی دوسروں کے سامنے کھولنا پسند نہیں کرتی تھیں۔ یہ، ظاہر ہے کہ حیا کے احساس کا سماجی اطلاق ہے جو زمانے کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اِس سے

شریعت کا کوئی حکم اخذ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

۴۔ یعنی ہاتھ برابر لٹکانے کے نتیجے میں اگر ٹخنوں سے کچھ نیچے بھی ہو جائے تو مضایقہ نہیں ہے، لیکن اِس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۸۹۱ سے لیا گیا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اِس واقعے کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے متن کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مصادر میں مذکور ہیں: موطا مالک، رقم ۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۹۰۔ مسند اسحاق، رقم ۱۸۴۱۔ مسند احمد، رقم ۲۶۵۱۱، ۲۶۵۳۲، ۲۶۶۳۶، ۲۶۶۸۱۔ سنن دارمی، رقم ۲۶۸۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۸۰۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۱۷، ۴۱۱۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۵۳، ۹۶۵۴، ۹۶۵۵، ۹۶۵۷، ۹۶۵۸، ۹۶۵۹، ۹۶۶۰، ۹۶۶۱، ۹۶۶۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۷، ۵۳۳۸، ۵۳۳۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۸۹۰، ۶۸۹۱، ۶۹۷۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۷۹، ۹۱۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۲۵۳۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۵۷۳۵۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس واقعے کی روایت اِن مراجع میں دیکھ لی جا سکتی ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۹۸۴۔ مسند اسحاق، رقم ۱۹۶۵۔ مسند احمد، رقم ۴۴۸۹، ۵۱۷۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۳۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۵۱، ۹۶۵۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۶۰۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۲۵۲۔

۲۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ جملہ روایتوں میں متعدد اسالیب میں نقل ہوا ہے۔ بعض طرق، مثلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۰۸ میں یہاں اُنھی سے 'إِذًا تَنْكَشِفُ الْقَدَمَانِ' ''اِس طرح تو پاؤں ظاہر ہو جائیں گے'' کے الفاظ آئے ہیں۔ کئی طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۴۴۸۹ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہاں 'إِذَنْ تَبْدُوَ أَقْدَامُنَا' ''اِس طرح تو ہمارے پاؤں ظاہر ہو جائیں گے'' کے الفاظ ہیں۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۲۵۲ میں اُنھی سے یہاں 'إِذًا تَخْرُجُ سُوْقُهُنَّ' ''اِس طرح تو اُن کی پنڈلیاں کھل جائیں گی'' کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ کئی طرق، مثلاً مسند اسحاق، رقم ۱۸۴۱ میں ہے کہ آپ نے عورتوں کو اپنا دامن ہاتھ برابر لٹکا لینے کی ہدایت کے

ساتھ یہ فرمایا کہ 'لَا یَزِدْنَ عَلَیْهِ'' اِس سے زیادہ نہ لٹکائیں''۔

— ۸ —

عَنُ الشَّرِيُدِ بُنِ سُوَيُدٍ الثَّقَفِيِّ،[1] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ رَجُلًا مِنُ ثَقِيُفٍ [قَدُ أَسُبَلَ إِزَارَهُ]،[2] حَتّٰى هَرُوَلَ فِيُ أَثَرِهِ، حَتّٰى أَخَذَ ثَوُبَهُ، فَقَالَ: ''ارُفَعُ إِزَارَكَ [وَاتَّقِ اللّٰهَ]''.[3] قَالَ: فَكَشَفَ الرَّجُلُ عَنُ رُكُبَتَيُهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوُلَ اللّٰهِ، إِنِّيُ أَحُنَفُ، وَتَصُطَكُّ رُكُبَتَايَ، فَقَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ: ''[ارُفَعُ إِزَارَكَ]،[4] كُلُّ خَلُقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ''، قَالَ: وَلَمُ يُرَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ إِلَّا وَإِزَارُهُ إِلٰى أَنُصَافِ سَاقَيُهِ حَتّٰى مَاتَ.[5]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

شرید بن سُوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ ثقیف کے ایک آدمی کے پیچھے چلے جس نے اپنا تہ بند نیچے لٹکا رکھا تھا، یہاں تک کہ تیز چلتے ہوئے آپ اُس کے پاس پہنچ گئے اور اُس کی ازار کا کپڑا پکڑ کر فرمایا: اپنا تہ بند اوپر کرو اور اللہ سے ڈرو۔ اُس نے اِس پر اپنے گھٹنوں سے کپڑا ہٹا کر عرض کیا: یارسول اللہ، میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور چلتے ہوئے میرے گھٹنے ایک دوسرے سے رگڑ کھاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کوئی بات نہیں)، تم اپنا تہ بند اونچا رکھو، اللہ کی ہر تخلیق اچھی ہی ہے[1]۔ راوی کہتے ہیں کہ اِس کے بعد مرتے دم تک اُس شخص کو جب بھی دیکھا گیا، اُس کا تہ بند آدھی پنڈلیوں تک ہی رہتا تھا۔

۱۔ اِس طرح کے معاملات میں سختی اور نرمی موقع ومحل کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور افراد کے لحاظ سے بھی۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک اثر سے، جس کا حوالہ اوپر متن کے حواشی میں گزر چکا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ متعذرین کے لیے اِسے ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۹۴۷۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا شرید بن سُوید ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند احمد کی اِس روایت کے علاوہ اِس واقعے کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۹۴۷۵۔ مسند حمیدی، رقم ۸۲۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۲۴۰۔

۲۔ مسند حمیدی، رقم ۸۲۹۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۹۴۷۵۔

۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۲۴۰۔

۵۔ بعض روایتوں، مثلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۹۰۹ میں اِسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں:

بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ لَحِقَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ فِيْ حُلَّةٍ إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، قَدْ أَسْبَلَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ، وَيَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ وَيَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ"، حَتّٰى سَمِعَهَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، فَالْتَفَتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أَحْمَشُ السَّاقَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحْسَنَ كُلَّ خَلْقِهِ يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ"، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ تَحْتَ رُكْبَةِ نَفْسِهِ، فَقَالَ: "يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ، هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ"، ثُمَّ رَفَعَهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا تَحْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ: "يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ، هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ"، ثُمَّ رَفَعَهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا تَحْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ: "يَا عَمْرَو بْنَ زُرَارَةَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ".

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ عمرو بن زرارہ بھی اِس اثنا میں تہ بند اور چادر کی ایک پوشاک پہنے حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے اپنا کپڑا نیچے لٹکایا ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اُس کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر اللہ کے لیے عاجزی کا اظہار کرنے لگے، آپ نے فرمایا: اے اللہ، تیرا بندہ ہے، تیرے غلام اور تیری بندی کا بیٹا ہے، یہاں تک کہ آپ کے یہ کلمات عمرو بن زرارہ نے بھی سن لیے تو اُنھوں نے آپ کی طرف متوجہ ہو کر عرض

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

کیا: اے اللہ کے رسول، میں یہ اِس لیے کر لیتا ہوں کہ میری پنڈلیاں دبلی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر فرمایا: اے عمرو بن زرارہ، اللہ نے اپنی تمام مخلوقات کو نہایت خوبی سے تخلیق فرمایا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ کپڑے نیچے لٹکائے رکھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے کے نیچے ہتھیلی رکھ کر فرمایا: اے عمرو بن زرارہ، تہ بند لٹکانے کی جگہ یہ ہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی اٹھالی اور اُس کو اُس جگہ سے ذرا نیچے رکھ کر فرمایا: اے عمرو بن زرارہ، تہ بند لٹکانے کی جگہ یہ ہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی اٹھائی اور اُس کو اُس جگہ سے ذرا نیچے رکھ کر فرمایا: اے عمرو بن زرارہ، تہ بند لٹکانے کی جگہ یہ ہے۔''

یہ واقعہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مسند احمد، رقم ۱۷۷۸۲ اور مسند شامیین، طبرانی، رقم ۱۲۲۷ میں بھی نقل ہوا ہے۔

اِس باب میں ایک واقعہ جابر بن سُلیم ہُجیمی رضی اللہ عنہ سے بھی بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۰۶۳۳ میں منقول ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کی کچھ مفید باتیں سکھانے کی درخواست کی تو آپ نے جو نصیحتیں اُس موقع پر اُن کو فرمائیں، اُن میں ایک یہ بات بھی تھی: 'وَإِيَّاكَ وَتَسْبِيلَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، وَالْخُيَلَاءُ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ' ''تہ بند کو لٹکانے سے اجتناب کرنا، اِس لیے کہ ایسا غرور کی بنا پر کیا جاتا ہے اور غرور اللہ کو بالکل پسند نہیں ہے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِس واقعے کے راوی تنہا جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند احمد کی اِس روایت کے علاوہ الفاظ اور تفصیلات کے کچھ فرق کے ساتھ یہ جن مراجع میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۳۱۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۲۲، ۲۴۸۲۲۔ مسند احمد، رقم ۲۰۶۳۴۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۰۸۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۱۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۶۳۸۶۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۳۸۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۱۰۹۳۔

— ۹ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ[2] مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ".[3]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہ بند کا جتنا حصہ ٹخنوں سے

نیچے ہے، وہ دوزخ میں ہوگا۔[۱]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تہ بند کو اِس طرح اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے ٹخنوں سے نیچے لٹکاتے ہیں، اُن کا یہ عمل اُنھیں دوزخ میں لے جانے کا باعث بن جائے گا۔ یہ اُسی طرح کا اسلوب ہے، جیسے کسی کو جوا کھیلتے دیکھ کر کہا جائے کہ تمھارا یہ جوا ایک دن جیل میں ہوگا، یعنی اِس کی بنا پر تم جیل کی ہوا کھاؤ گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ اسلوب جگہ جگہ اختیار کیا گیا ہے۔ اِس میں بڑائی ظاہر کرنے کی شرط اِس باب کی دوسری روایات اور حلال وحرام کے معاملے میں قرآن کے صریح نصوص کی روشنی میں عائد کی گئی ہے۔ اِس طرح کی مجمل روایتوں کو سمجھنے کا صحیح اصول یہی ہے۔ اِسے ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۷ سے لیا گیا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوئی ہے۔ اسالیب کے معمولی فرق کے ساتھ یہ جن مصادر میں دیکھ لی جا سکتی ہے، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۲۴۔ مسند احمد، رقم ۷۴۶۷، ۹۳۱۹، ۹۹۳۴، ۱۰۴۶۱، ۲۰۰۹۸، ۲۰۱۶۸۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۰، ۵۳۳۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۲۵، ۹۶۲۸، ۹۶۳۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۶۹۷۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۳۱۸۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۳۰ میں یہاں 'مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ' کے بجائے اِسی مفہوم میں 'مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ' کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۰۴۶۱ میں یہاں 'فَفِي النَّارِ' کے بجائے 'فَهُوَ فِي النَّارِ' کے الفاظ آئے ہیں۔

—— ۱۰ ——

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:[۱] كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حُلَلِ السِّيَرَاءِ مِمَّا أَهْدٰى إِلَيْهِ فَيْرُوْزُ، فَلَبِسْتُ الْإِزَارَ فَأَغْرَقَنِيْ عَرْضًا

وَطُولًا، فَسَحَبْتُ، وَلَبِسْتُ الرِّدَاءَ، فَتَقَنَّعْتُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، ارْفَعِ الْإِزَارَ، فَإِنَّ مَا مَسَّ التُّرَابَ إِلَى أَسْفَلِ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ".[۲]

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھاریوں والے کپڑوں میں سے ایک ریشمی جوڑا پہننے کے لیے دیا جو آپ کو فیروز[۱] نے ہدیہ کیے تھے۔ میں نے آپ سے لے کر تہ بند باندھا تو لمبائی اور چوڑائی میں اُس نے مجھے اِس طرح ڈھانپ لیا کہ میں اُس کو گھسیٹنے لگا۔ پھر چادر اوڑھی تو اُس میں چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے یہ دیکھا تو فرمایا: عبداللہ، اپنا تہ بند اوپر اٹھاؤ، اِس لیے کہ اِس کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے کی طرف لٹکتا ہوا زمین کو چھوئے گا،[۲] وہ دوزخ میں ہوگا۔

۱۔ یہ فیروز کون تھا؟ اِس کے بارے میں کوئی بات تعین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ تاہم خیال ہوتا ہے کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ مراد ہوں گے۔

۲۔ یعنی متکبرانہ لٹکتا ہوا زمین کو چھوئے گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۷۱۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے علاوہ یہ واقعہ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ جن مصادر میں وارد ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۵۶۹۳، ۵۷۱۳، ۵۷۱۴، ۵۷۲۷، ۶۴۱۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۴۳۳۔

۲۔ اِس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک دوسرا واقعہ بھی بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد میں اِس طرح نقل ہوا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ إِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ، فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا؟" قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: "إِنْ كُنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ"، فَرَفَعْتُ إِزَارِيْ إِلٰى نِصْفِ السَّاقَيْنِ، فَلَمْ تَزَلْ "إِزْرَتَهُ حَتّٰى مَاتَ". (رقم ۶۲۶۳)

’’ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک نیا تہ بند پہن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا: عبد اللہ بن عمر۔ فرمایا: تم اگر اللہ کے بندے ہو تو اپنا تہ بند اوپر کرو۔ چنانچہ میں نے اپنا تہ بند آدھی پنڈلیوں تک اوپر کر لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ مرتے دم تک اُن کا تہ بند پھر اِسی طرح رہا۔‘‘

صحیح مسلم، رقم ۲۰۸۶ میں اُنھی سے یہ واقعہ اِس طرح روایت ہوا ہے: ’مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: ”يَا عَبْدَ اللّٰهِ، ارْفَعْ إِزَارَكَ“، فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: ”زِدْ“، فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلٰى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ‘ ’’میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ میرا تہ بند اُس وقت نیچے لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: عبد اللہ، اپنا تہ بند اوپر کرو۔ چنانچہ میں نے اُس کو اوپر کر لیا۔ آپ نے پھر فرمایا: ذرا اور اوپر کرو۔ میں نے کچھ اور اوپر کیا۔ پھر میں تہ بند باندھنے کی صحیح جگہ کو سمجھنے کے لیے اُس کو اوپر کرتا رہا۔ اِسی اثنا میں لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: کہاں تک اوپر کرنا چاہیے؟ اِس پر آپ نے فرمایا: آدھی پنڈلیوں تک‘‘۔

مسند احمد اور صحیح مسلم کے علاوہ یہ واقعہ الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اِن مراجع میں بھی دیکھ لیا جا سکتا ہے: مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۶۰۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۴۳۴۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۳۳۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۳۱۶۔

— ۱۱ —

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ[۱]: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْإِزَارُ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ“، فَلَمَّا رَاٰى شِدَّةَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: ”إِلَى الْكَعْبَيْنِ، لَا خَيْرَ فِيْمَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ“.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہ بند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیے[۱]۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزر رہی ہے تو فرمایا: ٹخنوں تک کر لو، لیکن اِس سے نیچے ہوا تو اِس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۔ اِس لیے کہ یہیں تک رکھو گے تو اوباشوں اور متکبرین کی وضع سے دور رہو گے۔ کسی برائی سے روکنے کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اِسے ہی اختیار فرمایا، تاہم بعد میں واضح کر دیا کہ اصلی مطلوب کیا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہے اور کہاں تک لازماً احتیاط کرنی چاہیے۔ یہ بات بھی، ظاہر ہے کہ تہ بند ہی کے بارے میں کہی جا سکتی ہے، اِسے دوسرے کسی لباس سے متعلق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صرف تہ بند ہی ہے جسے اگر بہت اوپر نہ رکھا جائے تو لٹک کر وہ صورت پیدا کر دیتا ہے جس سے روکنا مقصود ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۳۶۰۵ سے لیا گیا ہے۔ مسند احمد، رقم ۱۳۶۹۲ میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت الفاظ کے فرق کے ساتھ اِس طرح بھی نقل ہوئی ہے: ''اَلْإِزَارُ إِلٰی نِصْفِ السَّاقِ''، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: ''أَوْ إِلَی الْكَعْبَيْنِ، وَلَا خَيْرَ فِيْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ''. ''تہ بند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیے۔ پھر جب آپ کا یہ حکم لوگوں کو کچھ گراں گزرا تو آپ نے فرمایا: یا پھر ٹخنوں تک کر لو، لیکن اِس سے نیچے ہوا تو اِس میں کوئی خیر نہیں ہے''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

—— ۱۲ ——

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ بِعِلْمٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:[1] ''إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ[2] إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ هُوَ فِي النَّارِ''،[3] يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.[4]

عبدالرحمٰن بن یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوسعید سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تہ بند کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ اُنھوں نے بتایا کہ ہاں، میں نے پورے علم کے ساتھ سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا تہ بند آدھی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے۔ پھر اِن کے اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اِس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن جو حصہ ٹخنوں سے نیچے گھسٹتا ہو،[1] اُس کی جگہ دوزخ ہے۔ آپ یہ بات تین مرتبہ دہراتے رہے۔

ا۔یعنی اُسی مقصد سے نیچے گھسٹتا ہو جو اِس طرح کی وضع سے متکبرین کے پیش نظر ہوتا ہے۔

متن کے حواشی

ا۔اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۱۰۲۸ سے لیا گیا ہے۔ یہ اور اِس سے پچھلی روایت کا مضمون اسلوب و تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مسند احمد کی اِس روایت کے علاوہ اِن مصادر میں بھی دیکھ لی جاسکتی ہے: موطا مالک، رقم ۳۰۷۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۳۰۵۔ مسند طیالسی، رقم ۲۳۴۲۔ مسند حمیدی، رقم ۷۵۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۲۱۔ مسند احمد، رقم ۱۱۰۱۰، ۱۱۲۵۶، ۱۱۳۹۷، ۱۱۴۸۷، ۱۱۹۲۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۷۳۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۰۹۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۳۱، ۹۶۳۲، ۹۶۳۳، ۹۶۳۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۹۸۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۶۰۲، ۸۶۰۳، ۸۶۰۴، ۸۶۰۵، ۸۶۰۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۴۶، ۵۴۴۷، ۵۴۵۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۲۰۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۱۷۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے اِس کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۴۲۴، ۱۳۶۰۵، ۱۳۶۹۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے مصادر یہ ہیں: احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۲۲۹۔ مسند احمد، رقم ۷۸۵۷، ۱۰۵۵۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۲۷، ۹۶۲۹، ۹۶۳۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۶۴۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۶۰۷، جب کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۳۵ اور المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۴۱۲ میں نقل ہوئی ہے۔

۲۔بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۱۳۹۷ میں یہاں 'الْمُؤْمِن' کے بجائے 'الْمُسْلِم' کا لفظ آیا ہے۔

۳۔مسند احمد، رقم ۷۸۵۷ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ کا یہ ارشاد اِن الفاظ میں بھی روایت ہوا ہے: 'إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى عَضَلَةِ سَاقَيْهِ، ثُمَّ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ، ثُمَّ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِي النَّارِ' ''بندۂ مومن کا تہ بند پنڈلیوں کے گوشت والی جگہ تک ہونا چاہیے، پھر آدھی پنڈلیوں تک، یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ٹخنوں تک۔ لیکن اُس کا جتنا حصہ اِس سے نیچے ہے، وہ دوزخ میں ہوگا''۔

اِس مضمون کے بعض طرق، مثلاً موطا مالک، رقم ۳۰۷ میں یہ اضافہ بھی روایت کے آخر میں نقل ہوا ہے: 'لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا' ''قیامت کے دن اللہ ایسے شخص کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

گا جس نے تکبر سے اپنا تہ بند لٹکا کر گھسیٹا''۔

۴۔ روایت کا یہی مضمون کئی طریقوں سے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ تاہم اسالیب مختلف ہیں۔ چنانچہ مسند حمیدی، رقم ۴۵۰ میں ہے: 'عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِيْ أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيْمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ'' حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا غالباً اپنی پنڈلی کا گوشت والا حصہ پکڑ کر فرمایا: تہ بند کی جگہ یہاں تک ہے۔ اگر ٹھیک نہ لگے تو ذرا نیچے کرلو، پھر بھی موزوں نہ ہو تو اور نیچے کرلو، لیکن ٹخنوں سے نیچے تہ بند کا کوئی حق نہیں ہے''۔

مسند حمیدی کے علاوہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت تعبیرات کے کچھ اختلاف کے ساتھ جن مراجع میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۴۲۶۔ مسند ابن جعد، رقم ۲۵۵۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۱۸۔ مسند احمد، رقم ۲۳۲۴۳، ۲۳۳۵۶، ۲۳۳۷۸، ۲۳۴۰۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۵۷۲۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۸۳۔ مسند بزار، رقم ۲۹۷۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۲۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۰۶، ۹۶۰۷، ۹۶۰۸، ۹۶۰۹، ۹۶۱۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۴۵، ۵۴۴۸، ۵۴۴۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۷۷۹، ۲۰۷۹۔

یہی واقعہ ایک طریق میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اپنی نسبت سے بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۰۵ میں ہے: 'عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ، فَقَالَ: "اتَّزِرْ إِلٰى هَاهُنَا أَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةٍ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ"'' براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا گوشت والا حصہ پکڑ کر فرمایا: اِس جگہ سے ذرا نیچے تک تہ بند کو لٹکا سکتے ہو۔ اگر یہ نہیں کر سکتے، تب بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ ٹخنوں پر تہ بند کا کوئی حق نہیں ہے''۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

۔۔۔ ۱۳ ۔۔۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:[1] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ رَجُلًا[2] مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ [فِي الْجَاهِلِيَّةِ][3] كَانَ [يَمْشِيْ فِيْ طَرِيْقٍ][4] يَتَبَخْتَرُ[5] فِيْ حُلَّةٍ لَهُ قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ،[6] [قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ]،[7] إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ،[8] فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ".[9]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زمانۂ جاہلیت میں تمھارے اگلوں کا ایک شخص بہترین لباس میں اتراتا ہوا راستے پر چلا جا رہا تھا، اُس کے انداز سے ظاہر تھا کہ اُسے اپنے خوبصورت بالوں اور اپنی چادروں پر ناز ہے جو اُس نے اوڑھی ہوئی تھیں، اپنا تہ بند اُس نے نیچے لٹکا رکھا تھا کہ اِسی اثنا میں اُس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اب وہ قیامت کے قائم ہونے تک اِسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔[1]

۱۔ قرآن میں اسی طرح کا واقعہ بنی اسرائیل کے ایک متکبر قارون کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ بائیبل میں تصریح ہے کہ اُس نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں سرکشی اختیار کی، یہاں تک کہ مباہلے کی نوبت آ گئی اور اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا دی گئی۔ اِس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ بھی غالباً اسی طرح کے کسی شخص کا ذکر ہے جس نے خدا کے کسی رسول کی طرف سے اتمام حجت کے باوجود اپنے اِس رویے پر اصرار کیا ہوگا، جس طرح کہ قوم لوط، قوم شعیب اور اِس طرح کی قوموں کے لوگوں نے اپنے بعض گناہوں پر کیا اور اُس کے نتیجے میں خدا کے عذاب کا نشانہ بن گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں اِس کی مثال ابولہب ہے جس کا انجام قرآن میں بھی مذکور ہے اور اُس کی تفصیلات روایتوں میں بھی دیکھ لی جا سکتی ہیں۔ اِس طرح کے واقعات کو اِس پہلو سے دیکھنا اِس لیے ضروری ہے کہ دنیا میں اِس طریقے سے فوراً جزا و سزا کا ظہور اللہ تعالیٰ کا عام طریقہ نہیں ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۹۳۴۶ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے اختلاف اور اجمال و تفصیل کے کچھ فرق کے ساتھ یہ واقعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے مراجع یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۹۸۳۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۳۰۶۔ مسند ابن جعد، رقم ۱۱۳۲۔ مسند اسحاق، رقم ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۵۰۰۔ مسند احمد، رقم ۷۶۳۰، ۸۱۷۷، ۹۰۶۵، ۹۸۸۶، ۱۰۰۳۳، ۱۰۳۸۳، ۱۰۸۶۹۔ سنن دارمی، رقم ۴۵۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۷۸۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۰۸۸۔ السنن الکبریٰ،

نسائی، رقم ۹۵۹۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۸۴۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۵۹، ۸۵۶۲، ۸۵۶۳، ۸۵۶۵، ۸۵۶۶، ۸۵۶۷، ۸۵۶۸، ۸۵۶۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۶۸۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۰۷۷۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ اِن مصادر میں دیکھ لیا جا سکتا ہے: مسند احمد، رقم ۵۳۴۰۔ صحیح بخاری، رقم ۳۴۸۵، ۵۷۹۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۲۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۵۹۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۵۷۱۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ جن مراجع میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۷۰۴۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۹۱۔ مسند بزار، رقم ۲۴۰۷، ۲۴۰۸۔

۲۔ مسند اسحاق، رقم ۵۰۰ میں یہاں 'إِنَّ رَجُلاً' ''ایک شخص'' کے بجائے 'بَیْنَمَا شَابٌّ' ''اِس اثنا میں کہ ایک نوجوان'' کے الفاظ ہیں۔

۳۔ یہ اضافہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ایک طریق، مسند بزار، رقم ۲۴۰۷ سے لیا گیا ہے۔

۴۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۳۰۶۔

۵۔ مسند اسحاق، رقم ۵۰۰ میں یہاں 'یَتَبَخْتَرُ' ''ناز کرتے ہوئے'' کے بجائے 'مُخْتَالاً فَخُوْرًا' ''غرور و فخر سے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۶۔ احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۳۰۶ میں یہاں 'وَبُرْدَاہُ' ''اور اپنی دونوں چادروں'' کے بجائے 'وَرِدَاؤُہُ' ''اور اپنی چادر'' کے الفاظ ہیں۔

۷۔ جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۹۸۳۔

۸۔ مسند اسحاق، رقم ۵۰۰ میں یہاں 'خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ' ''اُس کو زمین میں دھنسا دیا گیا'' کے بجائے 'ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ' ''زمین اُس کو نگل گئی'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۹۔ روایت کے کئی طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۹۸۸۶ میں یہاں 'حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ' ''قیامت کے قائم ہونے تک'' کے بجائے 'إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ' ''قیامت کے دن تک'' کے الفاظ آئے ہیں۔

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار.**

ط۱. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.
ابن الجَعْد، علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **مسند ابن الجعد**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.
ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.
ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.
ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.
ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.
ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دارالمعرفة.
ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.
ابن راهويه، إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم الحنظلي المروزي.(١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **مسند إسحاق بن راهويه**. ط١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.
ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللّٰه القرطبي. (١٤١٢هـ / ١٩٩٢م). **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**. ط١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار الجيل.
ابن ماجه، أبو عبد اللّٰه محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي د.م: دار إحياء الكتب العربية.
أبو داود، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داود**. د.ط. تحقيق: محمد

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراييني، يعقوب بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة.** ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو يعلى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. **مسند أبي يعلى.** ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد اللّٰه، الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند.** ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير، أبو إسحاق، الأنصاري، المدني.(١٤١٨هـ/ ١٩٩٨م). **حديث علي بن حجر السعدي عن إسماعيل بن جعفر المدني.** ط١. دراسة و تحقيق: عمر بن رفود بن رفيد السّفياني. الرياض: مكتبة الرشد للنشر.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبد اللّٰه الجعفي.(١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح.** ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار.** ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. **السنن الكبرىٰ.** ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م).

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار.** ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي، أبو عيسٰى، محمد بن عيسٰى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي.** ط٢. تحقيق و تعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة و مطبعة مصطفٰى البابي الحلبي.

الحاكم، أبو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠). **المستدرك على**

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

الصحيحين. ط ١ . تحقيق: مصطفٰى عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي، أبو بكر عبد اللّٰه بن الزبير بن عيسٰى القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحميدي.** ط ١ . تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الدارمي، أبو محمد عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن، التميمي. (١٤١٢هـ/٢٠٠٠م). **سنن الدارمي.** ط ١ . تحقيق: حسين سليم أسد الداراني الرياض: دار المغني للنشر والتوزيع.

الذهبي، شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين.** ط ٢ . تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣ . تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط ١ . تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

السيوطي، جلال الدين، عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط ١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين.** ط ١ . تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط.** د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **المعجم الصغير.** ط ١ . تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د. ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسي، أبو داود سليمان بن داود البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داود الطيالسي**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي، أبو محمد. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد**. ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

القضاعي، أبو عبد اللّٰه محمد بن سلامة بن جعفر. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٦م). **مسند الشهاب**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مالك بن أنس بن مالك بن عامر، الأصبحي، المدني. (١٤٢٥هـ / ٢٠٠٤م). **الموطأ**. ط١. تحقيق: محمد مصطفٰى الأعظمي. أبو ظبي: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د. ت). **الجامع الصحيح**. د. ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

معمر بن أبي عمرو راشد، الأزدي، البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي، يحيٰى بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org